Fikr-o-Nasar (Islamabad) 2:5-6 (1964)

ضبط ولادت کی فقہی حیثیت

رفیع اللہ

ضبط ولادت کے مسئلہ نے اتنی عالمگیر اہمیت حاصل کرلی ہے کہ اس کے متعلق کچھ مزید لکھنا تحصیل حاصل ہے۔ ہمارے ملک میں اس مسئلہ کی موافقت اور مخالفت میں بہت کچھ لکھا جا رہا ہے۔ زیادہ تر مخالفت کرنے والے اپنے آپ کو شریعت کے علمبردار سمجھتے ہیں۔ اس لئے اسے خلاف اسلام ثابت کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا جا رہا ہے۔ معدودے چند علماء ایسے ہیں جو اس کے جواز کے قائل ہیں۔ اس مقالہ میں ہم یہ دیکھنے کی کوشش کریں گے کہ اسلام کے نام پر اس مسئلہ کی جو اتنی سخت مخالفت کی جا رہی ہے واقعی اسلام بھی اس کی تائید کرتا ہے یا اس مخالفت کا مقصد محض اپنی سیاسی طاقت بڑھانا تو نہیں۔

ضبط ولادت قدیمی مسئلہ ہے

اس مسئلہ کی مخالفت میں جتنی کتابیں یا مضامین لکھے گئے ہیں ان سب میں یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ یہ مسئلہ اتنا جدید نہیں جتنا یہ دکھائی دیتا ہے۔ بلکہ ہر دور میں امت کو اس سے سابقہ پڑتا رہا ہے۔ چنانچہ اس کا لازمی نتیجہ یہ ہونا چاہئے کہ ائمہ مجتہدین نے اس کے کسی گوشہ کو تشنۂ بحث نہ چھوڑا ہو اور حقیقت بھی یہی ہے کہ انہوں نے اس پر اتنی شرح و بسط کے ساتھ لکھا ہے کہ آج اس پر مزید کچھ کہنے کی ضرورت باقی نہیں رہتی، لیکن یہ امر موجب حیرت ہے کہ اسے خلاف اسلام ثابت کرنے والی کتابیں ائمہ مجتہدین کے حوالوں سے بالکل خالی ہیں۔ اس کے برعکس ان میں مغربی مفکرین کے سینکڑوں حوالے ملیں گے۔ سینکڑوں صفحات میں اسلام کے نقطہ نظر

کو پانچ فیصد نمائندگی بھی نہیں دی گئی - ہم اپنے اس مقالہ میں ائمہ مجتہدین کے حوالے سے صحیح اسلامی نقطۂ نظر پیش کرنے کی کوشش کریں گے

ائمہ مجتہدین کے اقوال نقل کرنے سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ کہ اس موضوع پر جتنی احادیث ہیں ان کو شروع میں پیش کردیا جائے تاکہ مسئلہ کے سمجھنے میں آسانی ہو - اور یہ کہ ائمہ نے ان احادیث کا کیا مفہوم لیا ہے- اس کی ضرورت اس لئے بھی زیادہ ہے کہ ہر شخص اپنے مطلب کی احادیث نقل کرکے دوسری احادیث سے چشم پوشی کرلیتا ہے - اس موضوع پر تقریباً تمام احادیث ''نیل الاوطار'' میں یکجا ملتی ہیں اور ہم وہیں سے نقل کرتے ہیں -

ضبط ولادت اور احادیث

۱ — (عَنْ جابِرٍ قالَ : كُنَّا نَعْزِلُ على عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وآلِهِ وَسَلَّمَ وَالقُرآنُ يَنْزِلُ ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ . ولِمُسْلِمٍ : كُنَّا نَعْزِلُ على عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وآلِهِ وَسَلَّمَ فَبَلَغَهُ ذلكَ فَلَمْ يَنْهَنا) .

(متفق علیہ)

(حضرت جابر سے روایت ہے کہ ہم عہد نبوی میں عزل* کرتے تھے اور نزول قرآن کاسلسلہ جاری تھا- '' بخاری اور مسلم دونوں اس پر متفق ہیں اور صحیح مسلم کے یہ الفاظ ہیں کہ ہم عہد رسالت میں عزل کرتے تھے - جب اس کی خبر حضور صلعم کو ہوئی تو آپ نے اس کو نہ روکا -'')

(فائدہ) اس حدیث کا مطلب خوب واضح ہے کہ اگر یہ فعل حرام ہوتا تو ضرور قرآن مجید میں اس کی حرمت کا حکم نازل ہو جاتا -

۲ — (وَعَنْ جابِرٍ ، أنَّ رَجُلاً أتى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وآلِهِ وَسَلَّمَ فَقالَ : إنَّ لي جارِيَةً هِيَ خادِمَتُنا وَسانِيَتُنا في النَّخْلِ وأنا أطُوفُ عَلَيْها وأكْرَهُ أنْ تَحْمِلَ . فَقالَ : اعْزِلْ عَنْها إنْ شِئْتَ فإنَّهُ سَيأتِيها ما قُدِّرَ لَها ، رَواهُ أحْمَدُ وَمُسْلِمٌ وأبُو داوُدَ) .

(روایت صحیح مسلم، مسند امام احمد بن حنبل و سنن ابی داؤد)

---

* عزل - (Coitus interruptus)

(" حضرت جابر سے روایت ہے کہ ایک شخص حضور اکرم کے پاس آیا اور کہا کہ میری ایک لونڈی ہے جو گھر کی بھی خادمہ ہے اور باغ کو بھی پانی دیتی ہے اس سے مباشرت بھی کرتا ہوں لیکن اس کا حاملہ ہونا پسند نہیں کرتا تو آپ نے فرمایا کہ چاہو تو عزل کرلو کیونکہ جو کچھ مقدر ہو چکا ہے وہ تو ضرور ہوگا " ۔)

۳ ۔ (وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ « خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَأَصَبْنَا سَبْياً مِنَ الْعَرَبِ ، فَاشْتَهَيْنَا النِّسَاءَ وَاشْتَدَّتْ عَلَيْنَا الْعُزْبَةُ وَأَحْبَبْنَا الْعَزْلَ ، فَسَأَلْنَا عَنْ ذَلِكَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : مَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَاتَفْعَلُوا فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ كَتَبَ مَا هُوَ خَالِقٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ » مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) .

(متفق علیہ)

" حضرت ابو سعید سے روایت ہے کہ ہم" رسول اللہ صلعم کے ساتھ غزوہ بنی المصطلق میں نکلے ہمارے قبضہ میں کچھ عرب لونڈیاں آئیں ۔ بیویوں سے کافی عرصہ دور رہنے کی سختی کی وجہ سے ہمیں عورتوں کی خواہش ہوئی تو ہم نے اپنے لئے عزل کا طریقہ پسند کیا جب اس کے متعلق حضور سے دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ ایسا کرو یا نہ کرو تم پر کوئی گناہ نہیں کیونکہ جو کچھ قیامت تک پیدا ہونا ہے اللہ تعالیٰ نے اس کا فیصلہ کرلیا ہے ۔

(روایت صحیح بخاری و صحیح مسلم)

٤ ـ (وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ « قَالَتِ الْيَهُودُ : الْعَزْلُ الْمَوْؤُودَةُ الصُّغْرَى ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : كَذَبَتْ يَهُودُ ، إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَوْ أَرَادَ أَنْ يَخْلُقَ شَيْئاً لَمْ يَسْتَطِعْ أَحَدٌ أَنْ يَصْرِفَهُ » رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُودَاوُدَ)

(" حضرت ابو سعید سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ یہود نے عزل کو چھوٹے پیمانہ پر اولاد کو درگور کرنے سے مشابہ قرار دیا تو حضور صلعم نے ان کو جھٹلاتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جسے پیدا کرنا چاہے اسے کوئی روک نہیں سکتا ۔ ")

(روایت مسند امام احمد بن حنبل، سنن ابن داؤد)

۵ ـ (وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ « فِي الْعَزْلِ أَنْتَ تَخْلُقُهُ ، أَنْتَ تَرْزُقُهُ ، أَقِرَّهُ قَرَارَهُ فَإِنَّمَا ذَلِكَ الْقَدَرُ » رَوَاهُ أَحْمَدُ) .

(" حضرت ابو سعید سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے عزل کی بابت سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ کیا تم اسے پیدا کرتے ہو یا رزق دیتے ہو اسے اپنے قرار میں چھوڑدو یہ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اندازہ کیا گیا ہے ")

(روایت مسند امام احمد بن حنبل)

٦ — (وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : إِنِّي أَعْزِلُ عَنِ امْرَأَتِي ، فَقَالَ لَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِمَ تَفْعَلُ ذَلِكَ ، فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ : أُشْفِقُ عَلَى وَلَدِهَا أَوْ عَلَى أَوْلَادِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : لَوْ كَانَ ضَارًّا ضَرَّ فَارِسَ وَالرُّومَ ، رَوَاهُ أَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ) .

(" حضرت اسامه بن زید سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور کے سامنے اپنی بیوی سے عزل کرنے کے متعلق کہا تو آپ نے اس کی وجہ دریافت کی تو اس شخص نے جواب دیا کہ مجھے بچے کا ڈر ہے ۔ حضرت نے فرمایا کہ اگر اس سے نقصان ہوتا تو روم اور فارس والوں کو بھی پہنچتا ")

(روایت صحیح مسلم و مسند امام احمد بن حنبل)

٧ — (وَعَنْ جُذَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ الأَسَدِيَّةِ قَالَتْ ، حَضَرْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي أُنَاسٍ وَهُوَ يَقُولُ : لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَنْهَى عَنِ الغِيلَةِ . فَنَظَرْتُ فِي الرُّومِ وَفَارِسَ فَإِذَا هُمْ يُغِيلُونَ أَوْلَادَهُمْ ، فَلَا يَضُرُّ أَوْلَادَهُمْ شَيْئًا ، ثُمَّ سَأَلُوهُ عَنِ العَزْلِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : ذَلِكَ الوَأْدُ الخَفِيُّ ـ وَإِذَا المَوْءُودَةُ سُئِلَتْ ـ ، رَوَاهُ أَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ) .

(" حضرت جذامه بنت وهب الاسیدیه سے روایت ہے کہ وہ لوگوں میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوئی ۔ آپ فرما رہے تھے کہ میں نے ارادہ کیا تھا کہ لوگوں کو شیر خوار بچہ کی موجودگی میں مباشرت سے روک دوں ۔ لیکن جب معلوم ہوا کہ اہل فارس و روم کو اس سے کوئی نقصان نہیں پہنچتا تو میں نے یہ خیال ترک کردیا پھر عزل کی بات دریافت کرنے پر فرمایا] کہ یہ وأد خفی ہے یعنی چھوٹے پیمانہ پر اولاد کا زندہ دفن کرنا ہے ")

(روایت صحیح مسلم و مسند احمد بن حنبل)

٨ — (وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ قَالَ ، نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُعْزَلَ عَنِ الحُرَّةِ إِلَّا بِإِذْنِهَا ، رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَهْ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِذَلِكَ)

(حضرت عمر بن الخطاب رض سے روایت ہے کہ حضور صلعم نے آزاد عورت سے اس کی اجازت کے بغیر عزل کرنے سے منع فرمایا) -

(روایت مسند احمد بن حنبل و سنن ابن ماجہ (۱))

ان تمام احادیث میں ماسوائے حدیث نمبر ۷ کے آخری ٹکڑے کے اور کوئی چیز ایسی نہیں ملتی جس سے صراحت سے عزل کی حرمت معلوم ہوسکے اس لئے عزل اور ضبط ولادت کی مخالفت کرنے والوں کی سب سے بڑی دلیل یہی ٹکڑا ہے -

اب سنئے اس حدیث کے متعلق ائمہ حدیث کیا فرماتے ہیں - قاضی شوکانی رح فرماتے ہیں -

ومنهم من ضعف حديث جذامة هذا المعارضة لما هو اكثر منه طرقا (۲)

(چونکہ یہ حدیث دوسری کثیر صحیح الاسناد احادیث کے معارض ہے اس لئے بعض ائمہ حدیث نے اسے ضعیف قرار دیا ہے ") -

بعض دوسرے ائمہ نے اس حدیث کے آخری حصہ کو جس سے عزل کے خلاف استدلال کیا جاتا ہے ضعیف قرار دیا ہے - امام شوکانی رح کا ارشاد ہے :-

وقد ضعف ايضاً حديث جذامه اعني الزيادة التي في آخره بانه تفرد بها سعيد بن ابى ايوب عن ابى الاسود ورواه مالك ويحي بن ايوب عن ابى الاسود فلم يذكراها ولمعارضتها لجميع احاديث الباب وقد حذف هذه الزيادة اهل السنن الاربع (۳)

(" حدیث جذامہ کے آخری حصہ کو اس لئے ضعیف قرار دیا گیا ہے کہ اس میں سعید بن ابی ایوب کا ابوالاسود سے روایت کرنے میں تفرد پایا جاتا ہے امام مالک

۱- (احادیث ۱ تا ۸) " نیل الاوطار " ، جلد ششم ص ۲۰۸ ، ۲۰۹ ، مطبعہ مصطفیٰ البابی الحلبی - ۱۹۶۱ء

۲- ایضاً ص ۲۱۰

۳- ایضاً ص ۲۱۱

اور یحییٰ بن ایوب نے ابو الاسود سے یہی حدیث روایت کی ہے تو اس میں آخری حصہ (متعلق عزل) بیان نہیں کیا۔ اور دوسری وجہ یہ ہے کہ یہ ٹکڑا اس موضوع پر دوسری کثیر احادیث کے خلاف ہے اور صحاح ستہ کی چار سنن کی کتابوں میں اس کا ذکر نہیں کیا گیا ")

امام طحاوی نے اس منفرد حدیث کے دوسری حدیثوں سے تعارض کو یوں تطبیق دینے کی کوشش کی ہے:-

وقال الطحاوی یحتمل ان یکون حدیث جذامة علی وفق ماکان علیه الامر اولاً من موافقة اهل الکتاب فیما لم ینزل علیه ثم اعلمه الله بالحکم فکذب الیهود فیما کانوا یقولونه (۴)

(" امام طحاوی فرماتے ہیں کہ اس بات کا احتمال ہے کہ جذامہ والی حدیث اس دور کے متعلق ہو جب کہ اس سلسلے میں وحی کی طرف سے کوئی حکم نہیں آیا تھا اور حضور نے اہل کتاب کے عمل کے موافق فیصلہ دیا پھر جب اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعہ مطلع فرمایا تو آپ نے یہود کے مسلک کو جھٹلا دیا ") -

ضبط ولادت اور ائمہ مجتہدین

تاہم یہ حقیقت ہے کہ اس حدیث کے ضعیف ہونے کے باوجود کچھ ائمہ نے اس سے استدلال کیا ہے لیکن جہاں تک فقہ کے مذاہب اربعہ کے ائمہ کا تعلق ہے وہ تمام عزل کے جواز کے قائل ہیں ۔ امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں -

اما العزل فقد حرمه طائفة لکن الائمة الاربعة علی جوازه باذن المرأة (۵)

(" کچھ ائمہ نے عزل کے جواز کو تسلیم نہیں کیا لیکن فقہ کے چاروں مذاہب کے ائمہ کے نزدیک یہ عورت کی اجازت سے جائز ہے ") -

برے ماحول کے خدشہ سے ضبط ولادت جائز ہے

یاد رہے کہ اس زمانے میں ضبط ولادت کا مشہور طریقہ عزل تھا۔

۴- ایضاً، ص ۲۱۰

۵- "مختصر الفتاوی المصریه"، ص ۲۳۱، مطبعه السنة المحمدیه، مصر، ۱۹۴۹ء

یعنی مباشرت میں ایسی صورت اختیار کرنا جس سے مادہ تولید رحم میں نہ پہنچے کثرت اولاد سے بچنے کے لئے اس کا استعمال کیا جاتا تھا ۔ اور ائمہ مجتہدین نے ضبط ولادت کے مقصد کے لئے اس کے جواز کا حکم دیا تھا ۔ جیسا کہ ان مندرجہ ذیل تصریحات سے معلوم ہوتا ہے ۔

علامہ ابن عابدین فرماتے ہیں :-

وفی القهستانی ان للسيد العزل عن امته بلا خلاف وكذا الزوج الحرة باذنها وفی الفتاوی ان خاف من الولد السوء فی الحرة يسعه العزل بغير رضاها لفساد الزمان (٦)

(قہستانی میں ہے کہ آقا لونڈی سے بغیر اس کی اجازت کے عزل کرسکتا ہے اس طرح خاوند اپنی آزاد عورت سے اس کی اجازت سے - لیکن فتاوی میں ہے کہ اگر آزاد عورت سے بدکردار اولاد کا خطرہ ہو تو پھر فساد زمانہ کی وجہ سے اس کی اجازت کے بغیر بھی عزل کرسکتا ہے -)

واضح ہو کہ فقہ حنفی کی معتبر ترین کتاب شامی کی رو سے صرف اس مفروضہ پر کہ اولاد کے بدکردار ہونے کا خدشہ ہو ضبط ولادت جائز ہے - اور اس کے لئے بیوی تک کی رضامندی کی ضرورت نہیں -

شامی کے حاشیہ پر اس کی مزید تشریح اس طرح کی گئی ہے -

ويعزل عن الحرة وكذا المكاتبة باذنها لكن فی الخانية انه يباح فی زماننا لفساد الزمان قال الكمال فليعتبر عذرا مسقطاً لاذنها (٧) -

(ترجمہ) آزاد اور مکاتبہ (نیم غلام) عورت سے عزل کرنا ان کی اجازت پر موقوف ہے لیکن فتاوی خانیہ میں ہے کہ فساد زمانہ کی وجہ سے (ضبط ولادت کے لئے) عورت کی اجازت کی ضرورت نہیں ۔ امام الکمال ابن ہمام فرماتے ہیں کہ اس عذر (فساد زمانہ) کی وجہ سے عورت کی اجازت کا حکم ساقط ہوگیا ۔

٦- شامی (رد المحتار) - علامہ ابن عابدین ' ج ۲ ' ص ۳۸۹ ' مطبعہ میمنیہ، مصر ' ۱۳۱۸ھ
٧- ایضاً ' ج ۲ ' ص ۳۸۹

ضبط ولادت کے دوسرے طریقے

ائمہ کی ان تصریحات سے اچھی طرح واضح ہوجاتا ہے کہ ان کے نزدیک ضبط ولادت جائز ہے خواہ اس کے لئے کوئی بھی وجوہات ہوں اور یہ اجازت ” صرف عزل تک ہی محدود نہ تھی بلکہ اس زمانے میں جن جن طریقوں سے ضبط ولادت کے لئے کام لیا جاسکتا تھا (مثلاً رحم کے منہ کا بند کردینا وغیرہ)- فقہا نے ان کی بڑی صراحت کے ساتھ اجازت دی ہے -

علامہ ابن عابدین ضبط ولادت پر بحث ختم کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

اخذ في النهر من هذا و مما قدمه الشا رح عن الخانية - و الكمال انه يجوز سد فم رحمها كما تفعلها النساء مخالفاً لما بحثه فى البحر من انه ينبغي ان يكون حراما بغير اذن الزوج قياسا على عزله بغير اذنها قلت لكن في البزازيه ان له منع امراته عن العزل-نعم النظرا لى فساد الزما ن يفيد الجواز من الجا نبين (۸)-

(ترجمہ) اس بحث اور جو کچھ فتاوی خانیہ اور علامہ ابن ہمام سے بیان ہوا ہے انہوں نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ ضبط ولادت کے لئے عورت کے رحم کے منہ کو بند کیا جاسکتا ہے جیسا کہ عورتوں میں رواج ہے۔ بظاہر عزل پر قیاس کرتے ہوئے یہ عمل بھی مرد کی اجازت کے بغیر جائز نہیں ہونا چاہئے ہم کہتے ہیں کہ فتاوی بزازیہ میں ہے کہ مرد اپنی عورت کو عزل سے روک سکتا ہے ہاں فساد زمانہ کی وجہ سے ضبط ولادت میاں بیوی دونوں کی طرف سے جائز ہے -

ضبط ولادت اور اسقاط حمل

اور اگر عزل اور دوسری احتیاطوں کے باوجود حمل ٹھہر جائے کیا اس کا اسقاط جائز ہے؟ آج کل جو حضرات ضبط ولادت کی مخالفت کررہے ہیں ان کے نزدیک تو عزل کی صورت میں مادہ منویہ کو ضائع کرنا بھی قتل اولاد ہے لیکن اس بارے میں ائمہ مجتہدین کا فیصلہ سنئے کہ ان کے نزدیک تو چار ماہ تک کا حمل ساقط کر دینے سے بھی کچھ لازم نہیں آتا کیونکہ وہ اسے انسانی جان ہی تصور نہیں کرتے -

۸- ایضاً ' ج ۲ ' ص ۳۹۰

فقه کی مشہور کتاب شامی کی عبارت ملاحظه هو -

هل يباح الاسقاط بعد الحمل ؟

نعم يباح مالم يتخلق منه شيئی - ولا يكون ذلك ، الا بعد مئة وعشرين يوماً (۹)

کیا اسقاط حمل جائز ہے ؟ - ہاں جب تک بچے کے اعضاء وغیرہ نه بنے ہوں تو ایسے حمل کا اسقاط جائز ہے - اور اعضاء وغیرہ ایک سو بیس دن کے بعد ہی بنتے ہیں -

علامه ابن همام لکھتے ہیں -

وهل يباح الاسقاط بعد الحمل ؟

يباح مالم يتخلق شيئا منه ثم فی غير موضع قالوا ولايكون ذلك الابعد مائة و عشرين يوماً (۱۰)

کیا بعد حمل اسقاط جائز ہے ؟ - ہاں جب تک کوئی عضو نه بنا ہو تو حمل کے گرا دینے میں کوئی حرج نہیں اور دوسری جگه لکھا ہے که بچے کے اعضاء چار ماہ کے بعد ہی ظاہر ہونا شروع ہوتے ہیں -

فتاوی عالمگیری کے الفاظ یه ہیں -

وكذالك المرأة يسعها ان تعالج لاسقاط الحمل ولم يستبن شيئی من خلقه وذلك مالم يتم له مائة وعشرون يوماً (۱۱)

(" اسی طرح عورت کو بھی حمل کے گرانے کی اجازت ہے بشرطیکه ابھی تک جنین کا کوئی عضو ظاہر نه ہوا ہو اور یه عمل ایک سو بیس دن کے بعد ہی شروع ہوتا ہے - ")

ایسے حمل کو ضائع کرنے کی اجازت ان الفاظ میں ملتی ہے -

۹- ایضاً ، ص ۳۸۹ ، ۳۹۰

۱۰- فتح القدیر ، ج ۲ ، ص ۱۰۷ ، نولکشور -

۱۱- فتاوی عالمگیری ، ج ۱ ، ص ۱۲۱ ، مطبع احمدی

اذا عزل فظهر بها حبل هل یجوز یفنیه قالوا ان لم یعد الی وطئها او عاد بعد البول و لم ینزل، جازله یفنیه (۱۲)

("عزل کے بعد اگر حمل قرار پاجائے تو کیا اس کا ضائع کرنا جائز ہے فقہاء فرماتے ہیں کہ اگر عزل کے بعد مباشرت نہ ہو یا اس دوران پیشاب کی حاجت پیش آگئی ہو اور اس کے بعد مباشرت نہ ہو اور انزال نہ ہو تو اس کا ضائع کردینا جائز ہے -")

چار ماہ کا حمل انسانی جان شمار نہیں ہوتا

اس صورت میں یعنی چار ماہ تک کا حمل گرادینے سے اس لئے گناہ لازم نہیں آتا کہ ائمہ اسے انسانی جان میں شمار نہیں کرتے -

ان الجنین لم یعتبر نفساً عندنا لعدم تحقق آدمیته (۱۳)

("ماں کے پیٹ میں بچہ ہمارے نزدیک انسانی جان شمار نہیں ہوتا -")

اسقاط حمل کے متعلق علمائے دیوبند کے فتاوی

حیران کن بات تو یہ ہے کہ خود دارالعلوم دیوبند سے ائمہ مجتہدین کے انہی اقوال کے مطابق فتاوی جاری ہوتے رہے ہیں اور اب خواہ مخواہ تجاہل عارفانہ سے کام لیا جا رہا ہے -

حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی فتوی نمبر ۶۳۷ میں فرماتے ہیں-

"اسقاط حمل قبل جان پڑنے سے جائز ہے مگر اچھا نہیں اور جان پڑجانے کے بعد حرام ہے" - (۱۴)

مفتی محمد شفیع صاحب نے بھی سوال نمبر ۶۴۱۹۹ کے جواب میں ایسا ہی فتویٰ دیا ہے اور شامی کی اسی عبارت سے استناد کیا ہے جو ہم شروع میں نقل کر آئے ہیں - (۱۵)

۱۲- ایضاً

۱۳- شامی ' حوالہ سابقہ ' ج ۵ ' ص ۴۱۲

۱۴- فتاوی رشیدیہ کامل محبوب' مطبعہ سعید ' کراچی ' ص ۳۵۷

۱۵- فتاوی دارالعلوم دیوبند' جلد ۳ - ۴ ص ۹۷ -

اسقاط حمل کی ایک اور صورت دیکھئے جس کے جواز کا فتوی مفتی عزیز الرحمان صاحب کے دستخطوں سے دیوبند سے جاری ہوا ۔ اس فتویٰ کا عنوان ہے ۔

"اگر مطلقہ کسی حیلہ سے حمل کو ساقط کرادے تو اگر حمل کے بعض اعضاء ظاہر ہوگئے مثل ہاتھ پیر وغیرہ تو عدت پوری ہوجاتی ہے ۔

سوال نمبر ۱۰۴۸ ۔ عورت مطلقہ جس کی عدت وضع حمل ہو وہ اپنی عدت حمل پوری ہونے سے پہلے اگر حمل کو کسی دوا وغیرہ سے ساقط کرادیوے تو اس کی عدت پوری ہوجاوے گی یا نہیں ؟

الجواب ۔ اگر مطلقہ حاملہ کسی حیلہ و تدبیر سے حمل کو ساقط کرادے تو اگر حمل کے بعض اعضاء ظاہر ہوگئے تھے ۔ مثل ہاتھ پیر وغیرہ کے تو عدت اس کی پوری ہوجاتی ہے ۔ (۱۶)

اسقاط حمل کے متعلق مفتی عزیزالرحمن صاحب کا دوسرا فتویٰ سوال نمبر ۱۵۹۹/۲۹۵ کے جواب میں فتاوی دارالعلوم دیوبند جلد ۷-۸ صفحہ ۲۰۸ تا ۲۰۹ پر ملاحظہ ہو ۔ یہاں بھی مولانا نے اسقاط حمل کے لئے فقہاء کے انہی اقوال سے استدلال کیا ہے جو ہم نقل کر آئے ہیں جن کا مطلب یہ ہے کہ جب تک جنین کے اعضاء ظاہر نہ ہوں وہ انسانی جان شمار نہیں ہوتا ۔

كما في الشامي و عبارته عقد الفريد قالوا يباح لها ان تعالج في استنزال الدم ما دام الحمل مضغة ولم تخلق له عضو و قدروا تلك المدة بمائة و عشرين يوماً و ان ما اباحوا ذلك لانه ليس بآدمي

امام غزالی رح اور ضبط ولادت

یہاں تک تو ان مجتہدین کے اقوال کو پیش کیا گیا جو عزل اور ضبط ولادت کو جائز سمجھتے ہیں اب کچھ ان ائمہ کے متعلق بھی سنئے جن کے متعلق دعویٰ کیا جاتا ہے کہ وہ عزل کو جائز نہیں سمجھتے تھے ۔ اس سلسلے

۱۶- ایضاً ج ۵، عزیز الفتاوی، ص ۲۹ - ۳۰

میں واضح طور پر تو کچھ معلوم نہیں لیکن امام غزالی رحمہ کا نام اکثر پیش کیا جاتا ہے ہمیں بھی یہ تسلیم ہے کہ امام غزالی عزل کو آداب انسانی کے خلاف سمجھتے تھے -

ومن الآداب ان لا یعزل (۱۷)

(" عزل کرنا ادب انسانی کے خلاف ہے ۔")

لیکن اس بات کا بالکل ذکر ھی نہیں کیا جاتا کہ امام صاحب عزل کو اچھا نہ سمجھنے کے باوجود ضبط ولادت کو جائز سمجھتے تھے - اور قلت مال اور کثرت اولاد کے متعلق ان کا وھی نقطہ نظر تھا جو حضور صلعم کی اس دعا میں پایا جاتا ہے -

اللهم انی اعوذ بك من جهد البلاء (۱۸)

(" اے اللہ میں سخت مصیبت سے تیری پناہ لیتا ہوں ")

حضور سے دریافت کیا گیا : یا رسول اللہ یہ جهدالبلاء کیا چیز ہے تو فرمایا کہ قلت مال اور کثرت عیال -

سلف صالحین اور ضبط ولادت

امام غزالی رحمہ اپنے اس نقطہ نظر کی تائید میں سلف صالحین کا یہ قول نقل کرتے ہیں -

وقال بعض السلف اذا اراد الله بعبد شرّاً سلط علیه في الدنیا انیاباً تنهشه یعني العیال (۱۹)

(" سلف میں سے بعض نے یہ فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ جب کسی شخص کی بھلائی نہیں چاہتے تو دنیا میں اس پر بہت سے دانت (یعنی کثرت عیال) مسلط کردیتے ہیں جو اس کو نوچتے ہیں ۔ ")

۱۷- احیاء علوم الدین ج ۲ ' ص ۵۱

۱۸- صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن نسائی بروایت حضرت انس رضہ -

۱۹- ایضاً ' ص ۳۳ روایت حضرت عبداللہ بن عمر رضہ

چنانچہ امام غزالی رحہ عزل کو خلاف آداب سمجھنے کے باوجود جن مقاصد کے لئے اس کی اجازت دیتے ھیں ان میں سے ایک مقصد ضبط ولادت ھے - فرماتے ھیں -

الثالثة الخوف من کثرة الحرج بسبب کثرة الاولاد و الاحتراز من الحاجة الی التعب فی الکسب و دخول مداخل السوء و ھذا ایضاً غیرمنھی عنه - (۲۰)

("تیسری صورت یہ ھے کہ اگر کسی کو کثرت اولاد کا ڈر ھو یا اسے کسب میں مشکلات پیش آئیں یا برائیوں کے ارتکاب کی نوبت پہنچ جانے کا ڈر ھو تو ضبط ولادت کے لئے عزل کی اجازت ھے -")

ظاھر اور باطن کے فرق کی وجہ سے فقہاء اور صوفیا میں اکثر اھم مسائل میں اختلاف ھے - لیکن ضبط ولادت کا مسئلہ ایسا ھے کہ ان دو متضاد نقطہ نظر رکھنے والے طبقات میں بھی کوئی اختلاف نہیں - اور فقہا کے امام ابن عابدین ھوں یا صوفیا کے امام غزالی سبھی اس کی اجازت کے قائل ھیں -

ھم نے اپنی طرف سے کچھ اضافہ کئے بغیر ائمہ مجتہدین کے اقوال کو قارئین کے سامنے پیش کردیا ھے - اور اب وہ بخوبی کسی نتیجہ پر پہنچ سکتے ھیں کہ شریعت حقہ کا اس بارے میں کیا حکم ھے -

---

۲۰ - ایضاً